سلسلہ ادارہ علوم الاسلام نمبر ۱۵

دعوتِ حق

از

فخرِ قوم جناب پروفیسر تصدّق حسین صاحب

شایع کردہ

ادارہ علوم الاسلام اصغری منزل سادہ کلاں

لاہور

دعوتِ حق

(از:۔ فخرِ قوم جناب پروفیسر سید تصدق حسین صاحب)

★

سجاد وحیدہ صاحبہ نے ایک مضمون لکھا، جس کا عنوان تھا "مجھے میرے دوستوں
سے بچاؤ" لیکن میں کہوں گا کہ "ان شیعہ سے بچائیے" یعنی شیعانِ دورِ جدید
میں حیران ہوں کہ کس قسم کے ذلیل ذہنیتوں سے واسطہ پڑ گیا ہے کہ بجائے میرا شکریہ ادا
کرنے کے کہ اُن کو ایک روحانی ماحول کی دعوت دیتا ہوں، اور اُن کو سمجھانے کی کوشش
کرتا ہوں، کہ کسی رسالہ یا اخبار سے میرا کوئی ذاتی خاص تعلق نہیں ہے، نہ میں
اس کا حصہ دار ہوں۔ بلکہ ایک شریف انسان کی قربانی پر توجہ دلاتا ہوں۔ مجھے اچھی
طرح معلوم ہے کہ ایک دفعہ زندگی میں پہلے بھی حماقت کی تھی کہ انگریزی میں دعوتِ شرافت
دی گئی۔ مسلمانانِ ہند کو کہ طبقۂ نسواں کو ماڈرن زندگی سے بچا کر اسوۂ امہات المومنین و طریقہ
آلِ محمد پر چلائیے تو نہ صرف مالی نقصان ہوا بلکہ دماغی پریشانی رکھ ڈاک میں متواتر خطوط آنے

شروع ہو گئے ۔

~~پیدا ہو گیا~~ ۔ کہ اگر خاکسار ملتِ جعفریہ سے تعلق نہ رکھتا تو نوبل پرائز (NOBLE PRIZE)
کا مستحق ہوتا۔ کیونکہ شخصیتیں قوم بناتی ہیں نہ کہ تگ و دو۔ معمولی سا ناکام جنوبی افریقہ
کا وکیل مہاتما گاندھی بن گیا۔ جس کی دعوت کے لئے بکنگھم محل کے قانونِ وقت کو
بدلنا پڑا۔ ایک وکیل سے حضرت قائدِ اعظم بن گیا کہ قوم نے خاک و خون میں غلطاں
ہو کر خوفناک قربانی دی اور پاکستان قائم ہو گیا۔ ماؤزے تنگ ہوں یا لینن آف
روس یا کمال اتاترک یا شہنشاہِ ایران یا صدرِ پاکستان، ہر ایک قومی اتحاد و تعاون
کا محتاج ہے ۔ غنی صرف خدا کی ذات ہے ۔ اردو، انگریزی لٹریچر کا مثالی
شاہکار پیدا کیا گیا۔ تو صرف اس لئے ناکامی ہوئی کہ نمائشی کوتہ اندیش حضرات
اسے کیا سمجھیں۔ آخر جب دیکھا کہ ترجمان القرآن (جماعتِ اسلامی) فاران وغیرہ
جیسے ماہنامے موجود ہیں تو تحفۃ النساء کو بھی بین الاقوامی لائن پر چلانے کی کوشش
کی تو برمنگھم (انگلینڈ) سے لے کر آل پاکستان غیر معمولی انقلاب کے آثار دکھائی
دینے لگے لیکن بصد افسوس لکھنا پڑتا ہے کہ بغض، حسد، پارٹی بازی کی وبا ہی سے نہیں
بلکہ جماعتی مسخ شدہ ذہنیت سے ناکامی کے بھنور میں پھنس گئے۔ بڑے بڑے سید
رؤساء نے حلفی تلی وعدے کر کے دھوکہ دیا کیونکہ ان کی عمر ایک خوفناک گندے
ماحول میں گذر رہی تھی ۔ جہاں قتل و غارت میں روپیہ برباد کرنا جہاد سمجھا جاتا تھا۔
ذکر کارِ خیر میں ۔ گو یہ بھی خدا کا عذاب ہے ۔ جو ایسے بدنام کنندۂ سادات پر مسلط

میں

۴ - بڑے بڑے حاجیوں، عاشق ملتانی مرحوم جیسے مخلص ذاکر حسینیؑ کے شاگرد(وں)
نے حلفی وعدے کئے۔ مگر افسوس اُنہوں نے بھی دھوکہ دیا۔ اصلیت یہ ہے کہ ان کی
کمائی مفت کی ہے۔ اِس لئے وہ بتولؑ فاطمۃ الزہراؑ کے لئے کیا دے سکتے تھے
اِسی طرح کئی ذاکرین نے حلفیہ وعدے کئے۔ لیکن دھوکہ کر گئے۔ یہی وجہ ہے کہ میں
نے بار بار لکھا کہ یہ مذہبی ڈاکو جماعت کا خون پی رہے ہیں۔ کیونکہ ہمارے
بوڑھے ہوں یا نوجوان، رئیس ہوں یا غریب، ان کو ان کے بغیر محرم گذارنا مشکل
ہو جاتا ہے۔ گویا یہ ایک افیون کا نشہ بن گیا ہے۔ بالکل **جھوٹ خرافات**
بکتا رہے یا بانیٔ مجلس ہی کو بے شک گالیاں دیتا رہے۔ مگر پھر بھی ۷۰۰ تک
فیس مل جائے گی۔ ۹۷ فی صدی شیعہ کو اب تک معلوم نہیں کہ **کتبِ اربعہ**
شیعہ کیا ہیں۔ ان کے نام بھی نہیں۔ **ماتم، زنجیر زنی، رونا** بس یہی کافی ہیں
نجات کے لئے کیونکہ امام حسینؑ نے صرف اِن تین چیزوں کو قائم کرنے کے لئے قربانی
دی تھی۔ حالانکہ ان بدبختوں کو معلوم نہیں کہ یہ تو قاتلانِ حسینؑ بھی خوفناک مظالم
کو دیکھ کر کرتے تھے۔ کہ آنکھوں میں آنسو تھے اور بوجہ **لالچ دُنیا** و خوفِ حکومتِ ابنِ
زیاد ملعون پلید یزید رقصِ ابلیس کرتے تھے۔ صوم و صلوٰۃ کے پابند بھی تھے قاتلان
حسینؑ کی لمبی لمبی **داڑھیاں** تھیں اور سر منڈے ہوئے تسبیح ہاتھ میں اور قرآن مجید
کے حفاظ لیکن بعد سلام پھیرنے نماز کے طریقہ مروجہ خاندانِ رسولؐ کو ختم کرنا معمولی
بات سمجھتے تھے۔ حالانکہ "حسین منی و انا من الحسین" کو سامنے رکھیں تو

مداہنت فی الدین و مادہ پرستی و فسق و فجور کے زمانہ میں آلِ محمدؐ کے لئے ٹھوس کام کرنا طوفان میں چراغ جلانا ہے۔ میں ایک دفعہ پھر اعلان کرتا ہوں کہ میں علمائے کرام حقیقی کو دلی عزت کی نظر سے دیکھتا ہوں۔ اور یہ اُن کے ہی فیوض ہیں کہ نوجوانی میں بجائے جنسی گندی لٹریچر کے مطالعہ کی بجائے تشیّد المطاعن۔ بارقہ ضیغمیہ۔ عتبات الانوار الی الحجرات۔ ضربت حیدریہ۔ آیات محکمات۔ استقصاء الافہام۔ فلک النجاۃ جیسی کتب کا مطالعہ کیا قلم تمام عمر انگریزی اُردو میں پاکیزہ مضامین کے لئے وقف رہا۔ گندے افسانے دیکھے اور نہ ناول۔ جب موقعہ ملا لائبریری میں صرف شیعہ اہلِ قلم کے مذہبی شاہکار کا مطالعہ کرتا رہا۔ کیا خاکسار شیعہ علمائے حق کے خلاف بدظنی کر سکتا ہے یا بد خلافی؟ لاحول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم! اُن کے مزارات مقدسہ کی خاک کو بھی سرمۂ چشم سمجھتا ہوں۔ قبلہ حامد حسین نور اللہ مرقدہٗ ہوں یا فخر علماء قبلہ محمد سبطین مرحوم یا سید سجاد حسین مرحوم مجاہد اکبر یا بہیل پین کے سرتاج مجاہدین ان کے لئے رات دن دعائے خیر ہے کہ ان کے ارواحِ طیبہ فردوس کے خاص مقام پر ہوں گے۔ اللہ تبارک و تعالیٰ مجھ کو موقع دیتا تو ان کی پاک قبروں پر بوسہ دینا بھی عبادت سمجھتا۔ اس طرح سلطان الذاکرین سید علی مرحوم و فخر الذاکرین سید عاشق حسین و میر حسین مرحومین سکنہ ڈیرہ اسمٰعیل خاں جو تمام عمر ہمارے غریب خانہ پر سالانہ محرم میں تشریف لاتے رہے۔ اُن کی صحبتوں، مجالس و پاکیزہ زندگیوں کو نہیں بھول سکتا۔ کاش ہمارے موجودہ ذاکرین بھی اُن کے نقشِ قدم پر چلیں۔ اسی طرح نوق مرحوم سکنہ کالرہ

(سرگودھا) کی خدماتِ آلِ محمدؐ کو کس طرح فراموش کر سکتا ہوں کہ اُن کے شاگردوں نے
پاکستان کو بھی اپنی خوش الحانی و کمالِ مرثیہ خوانی سے حسینیؑ باغ بنا دیا ہے۔ جس میں یہ
پھول خوشبوئے کربلا سے دماغ معطّر کرتے ہیں۔ میرا قلم تو صرف بدنام کنندہ نکو نامے
چند کے خلاف چلتا ہے۔ اور ہر مصلح کا اوّلین فریضہ ہے کہ کانٹوں سے پھول کو
علیحدہ رکھے یا گندے سیبوں کو ٹوکرے سے نکال باہر پھینکنے کی تلقین کرتا ہوں کہ تمام
سیب خراب ہو کر بدبو نہ پیدا کر دیں۔ **پاک سے پلید** کو علیحدہ کرنے کا حکم تو
قرآن مجید نے بھی دیا ہے۔ پھر بعض دوست کیوں گھبراتے ہیں۔ جب میں حق کے
دشمنوں سے سمجھوتہ نہیں کر سکتا۔ مرحوم مولوی فیض محمدؐ صاحب حقیقی مبلغِ اعظم اکثر دورانِ
وعظ فرماتے تھے۔ کہ اُن سے شیعہ بگڑتے ہیں کہ وہ کیوں ننگِ شیعیّت افراد کو برسرِ
مجلس بے نقاب کرتے ہیں۔ آپ کہتے تھے۔ کہ اُن سے نہ بگڑیں۔ بلکہ قرآن مجید سے
پوچھیں۔ قرآنِ مجید ہر زانی، شرابی، ڈاکو، قاتل، منافق کو بے نقط سناتا ہے اور ان
سے سمجھوتہ نہیں کرتا۔ کسی ایک سے ہی سمجھوتہ کر لیا ہوتا۔ پھر قرآن مجید کی آیات سناتے
تھے۔ کہ دشمن حق کیا کہتے تھے آخر تنگ آکر قرآنِ مجید کو نیزوں سے چوٹا، جلایا
پسِ پشت ڈال دیا کہ قیامت کو قرآن مجید استغاثہ کرے گا کہ قوم نے اس کو مہجور کر
دیا۔ پس خاکسار سے بھی یہی کہا جاتا ہے کہ کیوں پاگل دیوانے کی طرح پتھروں کی
جھولی بھر کر ہر ایک کو چوٹ ماجا رہا ہے۔ میں ایسے محترم ناصحوں کو کہتا ہوں۔ کہ
میں مجبور ہوں۔ طبیعت ہی ایسی ملی ہے کہ نفاق، بغض، حسد سے نفرت

۸ دیکھیں

ہے۔ شراب، زنا، جوا، سود، جھوٹ، مکر و فریب کو ننگِ انسانیت سمجھتا ہو
اور جب معصومین کی محبت کا دعویٰ ہو تو انسان کیوں نہ گناہانِ کبیرہ سے بچے۔ یہ میں
ہی جرأتِ ایمانی ہے کہ اپنے وطن میں رہ کر چیلنج کرتا ہوں کہ جب تم کو میں بے نق
سناتا ہوں۔ تو تم بھی ضرور کوئی تہمت ہی لگا دو۔ انشاء اللہ ایسا نہیں کر سکتے
پاکوں کا دامن تھام کر پاک رہنے کی کوشش کی ہے۔ دوست، دشمن سب
جانتے ہیں۔ فخرِ شیعیت بن جاؤ۔ توبۃ النصوح کر لو۔ رحیم کریم بخش دے گا
نہ کرو۔ موت سے پہلے اپنا حساب کتاب خود کر لو۔ کسی دنیا کے آدمی سے نہ ڈ
بلکہ اللہ سے ڈرو۔ مجھے جس قدر ہو سکے گالیاں دو تو بھی انشاء اللہ اپنے آقا
علیہ السلام کے بیٹوں کا صبر و ضبط سامنے دکھوں گا کہ برسرِ منبر مساجد میں گالیاں
سال دی گئیں۔ اُن کے والد فخرِ ولی شاہ امامت کو کوئی جوابی کارروائی نہ کی۔ صرف اعما
ٹھیک کر لو۔ علانیہ جب سینما، گانا، ویڈیو، دعوت، عیش پر خرچ کر سکتے ہو تو
کے لئے ۸ آنے ماہوار بھی نہیں دے سکتے۔ صرف یہی ایک سوال ہے او

ہم کو منافقین سے نفرت ہے بحکمِ آلِ محمدؐ۔

نقوش پریس لاہور